

کا علم ہے۔ بنا تو دو، مجھے اس سوال کا جواب کیا دینا چاہیے، جو خلافِ مصلحت اور منافیِ مدعا نہ ہو۔

عالیٰ کے شعر میں اس قسم کی حالت تو پیدا کر لی گئی، لیکن سارا معاملہ اس یا اس پر ختم کر دیا گیا کہ محبت کا نتیجہ یہ نکلا۔ غالب کے شعر کا مضمون حد درجہ پہلو دار ہے اور اسلوب بیان پر ندرت و دلآویزی ختم ہے۔



۱۔ لغات - لطافت :

لطیف ہونا۔ روحیت۔ یہ لفظ ان

چیزوں کے لیے بھی مستعمل ہے،

جو نظر نہ آئیں، جیسے روح۔

کثافت : گاڑھاپن، بھدپن

مادیت، وہ شے جو نظر آئے، جیسے جسم۔

زنگار : وہ مسالا، جوشیشے کی

پشت پر لگا دیتے ہیں اور وہ آئینہ بن جاتا ہے، جس میں عکس نظر آنے لگتا ہے۔ وہ

سبزی مائل شے، جو نمی کے باعث فولادی چیزوں پر جم جاتی ہے۔

تشریح :- شاعر نے پہلے حکیمانہ اصول پیش کیا کہ کوئی لطیف شے جب تک

کثافت اختیار نہ کرے، ایسا جلوہ پیدا نہیں کر سکتی، کہ سب کو نظر آئے جیسے روح

کسی کو نظر نہیں آتی، لیکن جب وہ کسی جسم میں جاری و ساری ہوتی ہے تو جسم کی تمام

حرکات و سکناات اسی کی بدولت نظر آتی ہیں اور لوگ کہتے ہیں، فلاں شے زندہ ہے

اور اس میں روح موجود ہے۔ گویا روح جسم کی کثافت سے وابستگی کیے بغیر جلوہ آرا

نہ ہو سکی۔ شاعر نے اپنے دعوے کے لیے یہ دلیل قرار دی کہ دیکھیے فصل بہار آتی ہے

اور اس کا کوئی مادی وجود نہیں کہ نظر آ سکے، البتہ اس کی آمد سے باغ میں شادابی